© rasailojaraid.com

تجزیہ وتبصرہ

'محدث' کے 'تصویر نمبر' کے سلسلے میں بعض خطوط

① خطیب فیصل مسجد، اسلام آباد کا مکتوب

محترم ومکرم جناب حافظ عبدالرحمٰن مدنی، جناب حافظ حسن مدنی صاحب حفظہم اللہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ

اللہ کرے آپ کے ہاں مکمل خیریت و عافیت ہو۔ آمین۔ ماہِ جون ۲۰۰۸ء کا 'محدث' ملا، جس کو آپ نے 'تصویر نمبر' لکھا ہے، ماشاء اللہ پڑھ کر بہت خوشی اور فائدہ ہوا۔ تصویر کے موضوع پر یہ ایک دستاویز ہے جس پر آپ حضرات اور آپ کی پوری ٹیم مبارک کی مستحق ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جزاے خیر دے اور 'محدث' کو مزید ترقی دے۔ آمین!

بلاشبہ آپ کی کاوشوں اور علمی جہود کی وجہ سے 'محدث' ملک بھر کے بہترین مجلّات کی صف اوّل میں شمار ہوتا ہے اور قوم کی رہنمائی میں اس کا بہت اہم کردار ہے۔ اس سے قبل 'حدود آرڈیننس' کے موضوع پر جس طرح 'محدث' نے قوم کی رہنمائی کی اور باطل عزائم کی بیخ کنی کرکے جہاد بالقلم کا علم بلند کیا، اس پر اللہ تعالیٰ آپ کو جزاے خیر عطا فرما دے۔ آمین۔

میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ 'محدث' کو مزید ترقی دے اور آپ سب کو بایں کرامت تا دیر سلامت رکھے۔ آمین!

والسلام

آپ کا بھائی / دعا گو **محمد طاہر حکیم**

② مراسلہ مولانا ارشاد الحق اثری حفظہ اللہ

محترم جناب مولانا حافظ حسن مدنی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

'محدث' کا تازہ شمارہ 'تصویر نمبر' کے عنوان سے شائع کرکے آپ نے جو فرض اور قرض

© rasailojaraid.com

اُتارا ہے، اس پر مبارک ہو۔اللہ تعالیٰ آپ کی مساعیٔ حسنہ کو قبول فرمائے اورمزید اپنی مرضیات سے نوازتا رہے۔

یاد ہوگا کہ محترمی مولانا حافظ عبدالرحمٰن مدنی صاحب زید مجدہٗ......جنہیں اب تو بڑے مدنی صاحب کہنا چاہئے...... نے ایک عرصہ پہلے جناب رفیع مفتی صاحب کا کتابچہ 'تصویر کا مسئلہ' اور اِشراق کا ایک شمارہ جو'اسلام اور موسیقی' کے عنوان سے شائع ہوا تھا، بھجوائے اور فرمایا کہ ان کا جواب آنا چاہئے۔ اسلام اور موسیقی کے عنوان پر تو راقم نے لکھا اور اربابِ اشراق کے موقف کی کمزوری واضح کرنے کی کوشش کی جس کے جواب الجواب کی نوبت بھی آئی، آپ اس تفصیل سے واقف ہیں۔خیال تھا کہ یہ بحث کسی کنارے لگے تو تصویر کے مسئلہ کو لوں گا مگر ابھی اس کی نوبت نہ آپائی تھی کہ آپ کی جانب سے 'تصویر نمبر' شائع ہوگیا جس پر بلاشبہ آپ مبارک باد کے مستحق ہیں۔اللہ تعالیٰ قبول فرمائے!

تصویر کے مسئلہ پر یوں تو سب علماے کرام نے بڑی عمدہ اور نفیس بحث کی ہے مگر مولانا محمد شفیق مدنی حفظہ اللہ نے جس تفصیل سے تمام پہلوؤں پر بحث کی ہے اور حرمتِ تصویر کے علل واسباب کا جس طرح استیعاب کیا ہے وہ بہرحال قابل تحسین ہے۔ اسی طرح محترم مدنی صاحب نے بھی اُصولی نقطہ نظر سے اس کا خوب جائزہ پیش کیا ہے تاہم اُنہوں نے جو حرمتِ تصویر کی علت سدِ ذرائع قرار دی ہے، اس سے اتفاق مشکل ہے۔ حدیث میں تو صاف طور پر «یضاهون بخلق الله» کے الفاظ موجود ہیں۔ جب کہ سدِ ذرائع کو ہم علتِ مستنبطہ کہہ سکتے ہیں جیسا کہ علامہ ابن العربیؒ نے احکام القرآن میں فرمایا ہے۔بہرحال تصویر کی حرمت پر سلف کا اتفاق رہا ہے، اس کی علت اللہ کی تخلیق سے مشابہت ہو یا شرک سے بچنا مقصود ہو یا مشرکین کے عمل سے مشابہت ہو یا ان کی نحوست ہو؛ تصویر بہرحال حرام ہے۔

فوٹوگرافی اور میڈیا کے موجود دور میں اس مسئلہ میں اختلاف پیدا ہوا کہ یہ تصویر ہے یا عکس؟ مگر جو کچھ بھی ہے، کوئی بھی اسے تصویر سے خارج نہیں کرتا ہے۔ وہ کاغذ پر محفوظ ہو یا نہ ہو، میڈیا میں بہرحال محفوظ ہے، جب بھی کوئی چاہے اسے دیکھ سکتا ہے بلکہ دل بہلا لیتا ہے۔اسے تصویر ہی کہتے ہیں۔شیشہ یا پانی میں عکس کو کسی نے تصویر نہیں کہا۔

© rasailojaraid.com

محترمی جناب حافظ مدنی صاحب زیدمجدہٗ کی گفتگو میں یہ بھی آیا ہے کہ ''حضرت امام ابوحنیفہؒ فرماتے ہیں کہ ''اگر کوئی شخص داڑھی مونڈ کر شیشہ دیکھے اور شیشہ دیکھ کر خوش ہو تو وہ کافر ہوجاتا ہے۔'' (محدث: صفحہ ۷۵)

اگر حوالے سے مطلع فرمادیں تو شکرگزار ہوں گا۔ لذت وفرحت عموماً مرتکبِ گناہ کو حاصل ہوتی ہے۔ عقیدہ کی کتابوں میں تو عموماً یہی ہے کہ مرتکبِ کبیرہ کافر نہیں، البتہ اگر وہ اسے حلال اور جائز سمجھ کر کرے تو پھر کافر ہوتا ہے۔ اگر امام صاحب کا یہ قول صحیح طور پر مل جائے تو دعوتی نقطہ نظر سے بہرحال مؤثر ہے۔

حیرت ہوتی ہے ان حضرات کی اس رائے پر کہ میڈیا پر آنے والی تصویر کا حکم وہ نہیں جو تصویر کا ہے۔ اسی طرح یہ بھی عجیب بات کہی گئی کہ تصویر کی حرمت کا حکم اسی تصویر کے ساتھ خاص رکھا جائے جو آں حضرت ﷺ کے دور میں تصویر سمجھی جاتی تھیں۔ حالانکہ یہاں تو ممانعت وحرمت 'تصویر' کی ہے اور ظاہر ہے کہ جسے عرفِ عام میں تصویر سمجھا جائے گا، وہ تصویر حرام ہی ہوگی۔ 'بت' صرف پتھر یا لکڑی کے ہی نہیں، پلاسٹک کے بھی بنالئے جائیں تو وہ بت ہی ہوں گے۔ 'شراب' کی شکل وہیئت آج تبدیل ہوگئی ہے تو وہ بہرحال شراب ہی ہے۔ اس لئے وقت بدلنے یا شکل وصورت میں فرق آجانے سے حکم میں تبدیلی محض طفل تسلی بلکہ اپنے آپ کو دھوکے میں رکھنے کے مترادف ہے۔ تصویر کی حرمت بہرحال منصوص ہے، اس لئے اسے اپنے اصل پر ہی رہنا چاہئے اور حرام کو حلال بنانے کی سعی نامشکور سے گریز کرنا چاہئے اور فَيُحِلُّوا مَا حَرَّمَ اللهُ کی جسارت نہیں کرنی چاہئے۔

رہی میڈیا پر تبلیغ دین اور دفاعِ اسلام کے پروگرام پر تصویر تو اس کا جواز ضرورۃً واکراہاً ہے۔ اس بے لگام معاشرے میں بھانت بھانت کی بولیاں، روشن خیالی کے جواز میں اُلٹے سیدھے فتوے، منصوص اور اجماعی مسائل میں انحراف اور تجدد پسندی، اسلام کی تعبیر وتائید کی بجائے تجدد کی نت نئی راہیں، احادیث کا استخفاف اور اسلام کے خلاف پروپیگنڈہ اس بات کا متقاضی ہے۔ علماے کرام اس میدان میں اُتریں اور اسلام کی صحیح تعبیر سے آگاہ کریں۔ اس میں اُنہیں تبلیغ دین کا فریضہ ادا کرنے کی فکر سے شامل ہونا چاہئے، اپنے تعارف اور نئے نئے

www.KitaboSunnat.com

© rasailojaraid.com

پوز بنانے کے شوق میں نہیں کہ إنما الأعمال بالنیات

جان بچانے کے لئے اگر بقدرِ ضرورت حرام کھانے کی اجازت ہے تو ایمان بچانا اس سے بھی اہم تر ہے۔ اس لئے ضرورۃً ایسے پروگرام میں شرکت یقیناً باعثِ عفو ہوگا اور اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا باعث نہیں بنے گا۔ والسلام

(مولانا) ارشاد الحق اثری

③ تبصرہ سید حامد عبد الرحمٰن الکاف، یمن

مسئلہ تصویر یوں تو ہر دور میں ایک زندہ حقیقت کی حیثیت سے گرما گرم بحثوں اور مباحثوں کا مرکز بنا رہا ہے، لیکن نائن الیون کے بعد اہل صلیب اور اہل صہیون نے بعض ایسے مسلمانوں کے تعاون سے جو شکست خوردگی اور مغرب سے مرعوبیت کے مرضِ مہلک کا شکار ہیں، اسلام اور مسلمانوں پر جہاں بڑے پیمانے پر ہلاکت کرنے والے ہتھیاروں کو پوری درندگی اور بے رحمی سے استعمال کیا ہے، وہاں اُنہوں نے میڈیا کے سمندروں میں اسلام اور مسلمانوں کے خلاف عالمی پیمانے پر زہرناک پروپیگنڈوں کے سونامیوں کو بھی اُبالا اور پھیلایا ہے تاکہ مادی پہلو کے ساتھ ساتھ معنوی پہلوؤں پر بھی یلغار کرکے مسلمانوں کے عقائد، عبادات، معاملات، تاریخ اور تہذیب وثقافت کونیست و نابود کیا جاسکے۔ ان میڈیائی سونامیوں کی اونچی اونچی موجیں اتنی طاقتور تھیں کہ عام طور پر علماے اسلام ان کی خطرناکیوں اور تباہ کاریوں سے بے حد پریشان ہوئے۔ پانچ سال تک یہی صورتِ حال رہی۔ بالآخر چھٹے سال ۲۰۰۷ء میں پاکستان میں ''جملہ مکاتبِ فکر کی سرکردہ علمی شخصیات پر مشتمل 'ملی مجلس شرعی' کے نام سے ایک مستقل پلیٹ فارم تشکیل دیا گیا تھا جس کا ہدف یہ تھا کہ ''فروعی اختلافات سے بالاتر رہتے ہوئے عوام الناس کو اسلام کی روشنی میں درپیش مسائل کا حل'' پیش کیا جائے۔ اس مجلس شرعی کے تاسیسی اجلاس (منعقدہ جامعہ نعیمیہ، لاہور) میں سب سے پہلے مسئلہ تصویر موضوع بحث بنا۔ چنانچہ اِمسال ۱۳/اپریل ۲۰۰۸ء کو 'ملی مجلس شرعی' کے پلیٹ فارم سے جملہ مکاتبِ فکر کا ایک وسیع سیمینار منعقد ہوا جس میں ① بریلوی مکتبِ فکر سے چار، ② دیوبندی مکتبِ فکر سے پانچ، ③ اہل حدیث مکتبِ فکر سے چار اور جماعتِ اسلامی سے شیخ الحدیث مولانا عبدالمالک (مہتمم مرکز علوم اسلامیہ،

© rasailojaraid.com

منصورہ) وغیرہ نے اس حساس اور نازک موضوع پر اپنے قیمتی خیالات پیش کئے۔‘‘

(ماہنامہ ’محدث‘ لاہور اشاعتِ خاص برمسئلہ تصویر، جون ۲۰۰۸ء ص ۴تا۷ بہ تصرف)

الحمدللہ ثم الحمدللہ ایک عرصے کے بعد ’فروعی اختلافات سے بالاتر‘ ہوکر ایک اہم مسئلہ پر مختلف مکاتبِ فکر کے علمائے کرام کے اس اِجماع واتفاق پر میں اپنی دلی مسرت کا اس دعا کے ساتھ گرم جوشی سے استقبال کرتا ہوں کہ ’اساسیاتِ دین‘ ہی کو بنیاد بنا کر وہ اس اُمت کو پیش آمدہ مسائل پر اس قسم کے اجتماعات اور سیمینار منعقد فرما کر اگر بالاجماع نہ سہی تو کم از کم ’اکثریتِ رائے‘ سے ایک راہِ عمل دکھا سکتے ہیں۔ یہ ایک انتہائی مبارک قدم ہے اور اس راہ پر مسلسل چلتے رہنے ہی کی ضرورت بلکہ اشد ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس بشارتِ خیر اور سلسلۂ خیر کو جاری رکھے اور اس کو اپنے فضل وکرم سے ثمر آور بنائے۔ آمین!

اس موقع پر میں ماہنامہ ’محدث‘ لاہور کے مدیر باتدبیر جناب مولانا حافظ حسن مدنی صاحب اور مدیر اعلیٰ جناب حافظ عبدالرحمٰن مدنی صاحب حفظہ اللہ کو ان تمناؤں کے ساتھ دلی مبارک باد پیش کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان سے اپنے دین کی مزید خدمات لے۔ آمین!

یہ مبارک باد ماہنامہ ’محدث‘ لاہور کے اس خاص نمبر کے سلسلے میں ہے، جو ان حضرات نے مسئلہ تصویر پر منعقدہ مذاکرۂ علمیہ پر نہ صرف شائع کی ہے بلکہ ’تصویر کا شرعی حکم: ایک تقابلی جائزہ‘ کے تحت جناب حافظ حسن مدنی نے ایک پُرمغز اور رہنمائی خطوط (Guide lines) پر مشتمل اداریہ تحریر فرما کر تقابلی مطالعہ اور جائزہ کے بعد نتائج سیمینار کو الگ، مختلف الالوان والریاحین خوبصورت گلدستۂ افکارِ زرّیں کی شکل میں پیش کیا ہے۔ اس تقابلی مطالعہ سے ہم جیسے بہت دور یمن میں بیٹھے ہوئے لوگوں کو بھی ان برادرانہ دل خوش کن فضاؤں کا اندازہ ہوا جو اُن پر چھائی ہوئی تھیں اور جو بجائے خود رحمتِ الٰہی کی ایک بڑی خوش آئند دلیل ہے۔

مزید اس تحریر سے، اتفاقِ رائے کے علی الرغم ان محرکات اور دلائل کو بیک نظر پڑھنے اور سمجھنے کا بھی موقع ملا جو باعثِ اختلاف ہوئے تھے۔ جہاں یہ اداریہ مولانا حسن مدنی کی عالمانہ شان ونظر کی عکاسی کرتا ہے، تو وہیں وہ ان کی صحافیانہ صلاحیتوں کی منہ بولتی تصویر بھی ہے۔ اللهم زِد فَزِد وسخّرهما لخدمة دينك وكتابك العظيم وسنة نبيك